

83292-اگر شوال کے چھ روزے رہ جائیں تو کیا ذوالقعدہ میں رکھے جاسکتے ہیں؟

سوال

ایک عورت نے شوال کے چار روزے رکھے اور اسے حیض آگیا تو وہ روزے مکمل نہ کر سکی اس کے دوروزے رہ گئے کیا وہ باقی مانندہ دوروزے ذوالقعدہ میں رکھ سکتی ہے؟

پسندیدہ جواب

صحیح مسلم میں ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا کہ اس نے سارے سال کے ہی روزے رکھے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1164).

اس حدیث سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ اجر و ثواب اسے ہی حاصل ہو گا جو شوال میں روزے رکھتا ہے۔

عذر وغیرہ کی بنا پر شوال کی بجائے دوسرے مینے میں روزے رکھنے والے شخص کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا اسے یہ فضیلت حاصل ہو گی یا نہیں۔

اس میں کئی ایک اقوال میں:

پہلا قول:

مالکیہ کی ایک جماعت اور بعض خاندانہ کہتے ہیں کہ شوال یا بعد میں شوال کے چھ روزے رکھنے والے کو فضیلت حاصل ہو گی، شوال میں روزے رکھنے والی حدیث تو مکلفت کی آسانی کے لیے ذکر کی گئی ہے، کیونکہ رمضان کے بعد شوال میں روزے رکھنا باقی مہینوں سے آسان ہے۔

شرح المختشی کے حاشیہ میں عدوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"شارع نے "شوال" روزے رکھنے کی تخفیف میں کام ہے، یہ نہیں کہ اس وقت کے ساتھ حکم مخصوص ہے، خاص کر عشرہ ذوالحجہ میں اس فعل کو سر انجام دینا، جیسا کہ روایت کیا گیا ہے کہ اس میں روزے رکھنا بہت بہتر ہے؛ کیونکہ مذکورہ ایام کی فضیلت کے ساتھ ساتھ مقصود بھی پورا ہو جائیگا، بلکہ ذوالقعدہ میں بھی بہتر ہے۔

حاصل یہ ہوا کہ جتنا عرصہ شوال سے دور ہو شدت مشقت کی بنا پر اتنا ہی اجر بھی زیادہ ہو گا" انتہی

دیکھیں: حاشیہ العدوی علی شرح المختشی (2/243).

اور "تحنیب فوق القرافی" جو کہ محمد بن علی بن حسین کہ میں مالکی حضرات کے مفتی تھے کی ہے اور الفروق کے ساتھ مطبوع ہے میں منقول ہے کہ:

ابن العربي المالکی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : "شوال میں چھ روزے رکھنا" یہ مثال کی طور پر ہے، اور مراد یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزے دس ماہ کے برابر ہیں، اور شوال کے چھ روزے دو ماہ کے برابر، اور مذہب بھی یہی ہے (یعنی امام مالک رحمہ اللہ کا مسلک) اور اگر یہ شوال کے علاوہ بھی ہوتے تو اس میں بھی یہی حکم ہوتا۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ : اور یہ علم میں رہے کہ یہ بست بدیع النظر ہے "انتہی"

دیکھیں : الفرق (2/191).

اور ابن مفلح رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس میں یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ : اس کی فضیلت شوال کے علاوہ کسی اور مینہ میں بھی روزے رکھ کر حاصل ہو سکتی ہے، بعض علماء کا قول یہی ہے، جبے قرطبی نے ذکر کیا ہے، کیونکہ اس کی فضیلت دس درجہ کے برابر ہے جیسا کہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں بیان ہوتی ہے، اور اسے شوال کے ساتھ مقید کرنا صرف آسانی کے لیے ہے کیونکہ روزے رکھنے کی عادت ہونے کی بنابر شوال میں روزے رکھنے آسان ہیں اس لیے یہ رخصت ہے، اور رخصت اولی ہے" انتہی

دیکھیں : الفروع (3/108).

اور صاحب الانصاف نے اسے نقل کر کے اس پر یہ تعلیت پڑھائی ہے کہ :

"حدیث کے مخالف ہونے کی بنابر یہ کمزور اور ضعیف ہے، بلکہ اسے رمضان کی فضیلت کے ساتھ ملحوظ کیا گیا کیونکہ یہ اس کے ساتھ ہے، اس لیے نہیں کہ یہ دس مثل ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں روزے رکھنا واجب کی فضیلت میں رمضان کے برابر ہیں" انتہی

دیکھیں : الانصاف (3/344).

دوسراؤں :

شافعی حضرات کی ایک جماعت کہتی ہے کہ : جس کے شوال کے چھ روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کے تو اس کا ثواب شوال کے ثواب سے کم ہوگا۔

چنانچہ جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کے تو اسے سارے سال کے فرض روزوں کا ثواب حاصل ہوگا۔

لیکن اگر کوئی شخص رمضان المبارک کے روزے رکھ کر چھ روزے شوال کی بجائے کسی اور مینہ میں رکھتا ہے تو اسے سارے سال کے فرض روزوں کا ثواب حاصل نہیں ہوگا، بلکہ اسے رمضان المبارک کے ماہ کے فرضی روزوں اور چھ نفلی روزوں کا ثواب حاصل ہوگا۔

ابن حجر علی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جس نے رمضان کے ساتھ اس کے چھ روزے رکھے تو اسے بغیر کسی اضافہ کے سارے سال کے فرضی روزوں کا ثواب حاصل ہوگا اور جس نے شوال کے علاوہ مینہ میں چھ روزے رکھے تو اس کے روزے بغیر کسی اضافہ کے نفلی ہونگی" انتہی

دیکھیں : تجویز الحجاج (3/456).

تیسرا قول :

خابله کا مسلک یہی ہے کہ شوال میں چھ روزے رکھنے سے ہی فضیلت حاصل ہوگی۔

"احادیث کے ظاہر کی بنا پر شوال کے چھ روزے شوال میں رکھنے سے ہی یہ فضیلت حاصل ہوگی" انتہی

ویکھیں : کشاف القناع (2) 338.

لیکن اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر انہیں شوال میں مکمل نہیں کر سکا تو امید ہے کہ اسے وہی فضیلت حاصل ہوگی جو شوال میں رکھنے سے ہوتی ہے۔

شیع ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"شوال گزر جانے کے بعد اس کی قفناہ کرنا م مشروع نہیں کیونکہ اس کا وقت گزر چکا ہے، چاہے عذر کی بنا پر ترک کیا یا بغیر عذر کے ترک کیے ہوں"

اور جس نے چار روزے شوال میں رکھے لیکن وہ کسی مجبوری اور عذر کی بنا پر مکمل نہ کر سکا تو اس کے متعلق شیع زرحہ اللہ کا کہنا تھا :

"شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب عبادت ہے واجب نہیں لہذا آپ نے جو شوال میں رکھے ان کا اجر و ثواب حاصل ہوگا اور امید کی جاتی ہے کہ اگر مکمل کرنے میں کوئی مانع پیدا ہو گیا اور یہ مانع شرعی ہو تو آپ کو پورا اجر و ثواب حاصل ہوگا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب بندہ میمار ہو جاتا ہے یا سفر میں چلا جاتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے لیے وہی عمل لکھتا ہے جو وہ مقیم ہونے اور تندرست ہونے کی حالت میں کہنا تھا"

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے۔

آپ نے جو روزے شوال کے ترک کیے میں ان کی آپ کے ذمہ قفناہ نہیں ہے"

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے" انتہی

ما خواذ : مجموع فتاویٰ اشیع ابن باز (15/389-395).

حاصل یہ ہوا کہ :

شوال کے چھ روزے شوال کی بجائے کسی دوسرے میں میں رکھنے کو کچھ اہل علم شوال میں روزے رکھنے کی طرح ہی کہا ہے، اور بعض نے اس کی فضیلت ثابت کی ہے لیکن یہ فضیلت شوال میں روزے رکھنے سے کم ہے۔

اور بعض اہل علم نے کسی عذر کی بنا پر شوال میں روزے مکمل نہ کرنے والے کے لیے امید کی ہے کہ اسے پورا ثواب حاصل ہو جائیگا، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا افضل توسیع ہے، اور اس کی عطاء کی کوئی انتہاء نہیں۔

اس لیے اگر یہ سوال کرنے والی ہم شوال کے رہ جانے والے دور روزے ذوال القعده میں رکھ لے تو بہتر ہے، اور امید کی جاسکتی ہے کہ اسے ان شاء اللہ پورا اجر و ثواب حاصل ہوگا۔

والله اعلم.